برہانیہ کی شاخ نکالنے کی کیا حاجت ہے۔ ہم ان انجمنوں کے منتظموں سے سفارش کرتے ہین کہ مولوی صاحب کی خدمات سے فایدہ اٹھائین ؞

؞؞

چھیڑ خوبون سے چلی جائے اسد
گر نہین عشق تو وحشت ہی سہی

نیوگیون نے اپنی پیدائیش سے لیکر آج تک جس قدر اعتراضات اسلام پر کیے ہین۔ اگرچہ اہل اسلام کی طرف سے ان کے سینکڑون جواب لکھے جا چکے ہین۔ اور ایک ایک مضمون کی ہزار ہزار دھجیان اُڑ چکی ہین لیکن انہین بھی ٹلنکے تڑوانے کا کچھ ایسا شوق چرایا ہوا ہے کہ انہین پرزون کو جوڑ کر پھر سامنے دھر دیتے ہین لہذا اُنکی نازبرداری کیلئے ہمین بھی تھوڑا بہت دست شفقت پھیرنا ہی پڑتا ہے۔ چنانچہ ایک نیوگی مہاشہ آریہ مسافر اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۵ پر پھر وہی پرانا گھڑاگ دھراتے ہین:۔

قولہ ہمارے مسلمان ہمعصر محمدی کے لفظ پر بہت چونکتے ہین۔ وہ کہتے ہین جبکہ لفظ اسلام موجود ہے تو پھر محمدی لکھنا ضرور نہین اب ہم ان سے دریافت کرتے ہین۔ کہ کیا ان کے نزدیک محمدی کا لفظ تحقیر کا ہے الخ

عبدکہے یہ محض آپ کی نیوگی افترا پردازی ہے۔ کوئی مسلمان اس مبارک لفظ سے رنجیدہ نہین ہوتا۔ بلکہ وہ اس انتساب کو اپنے لئے باعث افتخار و مایہ نازش سمجھتے ہین بقول شخصے ؎

گرچہ خوردیم نسبتیست بزرگ ذرۂ آفتاب تابانیم ؞

مسلمانون ہی پر کیا موقوف ہے سب لوگ اعلےٰ نسبتون پر فخر ہی کیا کرتے ہین یہ خصوصیت آپ ہی کے بخرے مین آئی ہے۔ کہ دیانند کو رشی اور نیوگ کو مقدس بھی سمجھتے ہین اور ان سے کتراتے جھنجلاتے اور ہچکچاتے بھی ہین حرامزادے کو اپنے باپ کا نام بتلاتے سے شاید اتنی عار نہوگی جتنی آپ کو دیانندی اور نیوگی کہلانے سے ہے۔

آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا آپ دیانند کو رشی نہین مانتے؟ کیا آپ نیوگ کو پوتر نہین جانتے؟ اگر جواب اثبات مین ہے۔ تو استعجاب اس بات مین ہے کہ پھر ع اس قدر پیچ و تاب کیون ہین تمہین۔

ہمارے خیال مین تو نیوگی اور دیانندی کوئی برے الفاظ نہین ہین کیونکہ نیوگی کے معنے ہین نیوگ کے (مقدس ہونیکے) قائل اور دیانندی سے مراد ہے دیانند (کو رشی ماننے) پر مائل (شب تاریک و بیم موج و گرداب چنین ہائل)، اس مین کوئی ؎

تحقیر نہین تکسیر نہین تقصیر نہین تصغیر نہین ؞ کچھ جھوٹ نہین بہتان نہین یہ سچی سچی باتین ہین ؞

قولہ اگر ہمارے ہمعصر یہ کہین کہ آریہ لوگ دیانندی کے لفظ سے کیون رنجیدہ ہوتے ہین۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ سوامی دیانندجی ویدک دھرم کے بانی مبانی نہ تھے۔

اقول ہان جی! تو پھر بانی مبانی کون تھے۔ آپ تھے یا آپکے باپ تھے! یہ تو ہم بھی مانتے ہین کہ سناتن ویدک دھرم دیانند سے پہلے موجود تھا اور ہے لیکن بحث تو یہ ہے کہ یہ کل کا بچہ کلجگی پنتھ جو آپ کی گودون مین شوخیان کر رہا ہے۔ اس کا باپ دیانند کے سوا اور کون تھا۔ موجودہ سماج کا بانی دیانندجی کو آریہ خود مانتے ہیں دیکھو ترجمہ بھومکا لالہ منشی رام صفحہ ۲ مسلمان)

قولہ۔ اگر سوامی دیانندجی کا نام آریہ سماج سے نکال دیا جائے تو آریہ دھرم مین کوئی فتور نہین پڑتا کیونکہ وید موجود ہین۔

عبدکہے اگر دیانند کا نام آریہ سماج سے نکال دیا جائے یہ فقرہ محتاج تشریح ہے جسکو نیوگی نے عداوت اسلام کے جنون مین بے سمجھے بوجھے اگل دیا ہے ورنہ وہ کبھی ایسی جسارت نہ کرتا۔ کیونکہ اسکا حقیقی مطلب یہ ہے۔ کہ اگر دیانند کو رشی اور مصلح نہ سمجھا جائے بلکہ مفسد مخرب اور محرف وید قرار دیا جائے۔ اس کے تمام اصولون کو خاک مین ملا دیا جائے کتابون کو جلا دیا جائے اور اس کے جمیع خدمات کو نسیاً منسیا کر دیا جائے تو آریہ پنتھ مین کوئی فتور نہین پڑتا ہے۔ مگر کیا یہ سچ ہے؟ غالباً اسکا جواب کوئی نیوگی ہان نہین دے سکتا۔ کیونکہ اگر دیانند کی تمام کوششون کو باطل تصور کرکے حذف کر دیا جائے

تو نیوگیون کے ہاتھہ مین اسی پرانی لنگ اپوجا بھبوت کے سوا اور کچھہ نہین رہیگا تا۔ ویدک ریلین ویدک توپین ویدک تار برقیان ویدک بیچین یہ سارا گنگ گنگا بھی پرلوک ہی مین جا براجیگا۔ کیونکہ یہ سب اسی کے دم کی برکات نہین۔

پنتھ نکالا نام کو ان کے دے ناکو
اتنی دستو ہاتھہ سے ورنہ دیگا کھو

باقی رہا آپ کا خیر الورا صلعم کو بانی مذہب کہنا محض افترا پردازی اور نری تہمت ہے۔ کیونکہ کسی مسلمان کا آپ کی نسبت یہ خیال نہین کہ آپ بانی اسلام تھے۔ بلکہ سب آپ کو خدا کا بندہ اور رسول یعنے پیغام رسان مانتے ہین۔ اور اسلام کو وہ قدیم و حق مذہب یقین کرتے ہین۔

جو خدا تعالٰے نے ابتدائے آدم سے ایندم تک اپنے بندون کیلئے پسند فرمایا ہے۔ کما قال شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ یعنے (لوگو) اسنے تمہارے لئے دین کا وہی راستہ ٹہرایا ہے جس (پر چلنے) کا اسنے نوح کو حکم دیا تہا اور (اے پیغمبر) تمہاری طرف بہی ہمنے اسی رستے کی وحی کی ہے اور اسیکا ہمنے ابراہیم اور موسے اور عیسیٰ کو بہی حکم دیا تہا کہ اسی دین کو قایم رکہنا اور اس مین تفرقہ نڈالنا۔

لاحول ولاقوة الا بالله العلی العظیم۔

احقر الناس عبد الحق عباس عباسی از بستی دانشمندان جالندہر

مشاعرہ

(از نیوگی مسافر)

اب بحث طلب مسئلہ کن فیکون ہے — جس سے علم و عقل فلاطون بہی نگون ہے
یہ شعبدہ ہے یا کوئی نیرنگ و فسون ہے — کن مین تو بس اک کاف ہے اور دو سرا نون ہے

دو حرفون کے ملنے سے یہ دنیا ہوئی کیونکر
بے مادہ اک لفظ سے ظاہر ہوئی کیونکر

اسلامی رہبر

اب معرکہ مین مسئلہ کن فیکون ہے — جس سے علم و عقل دیانندی نگون ہے
کیونکر نہ ہو یہہ راز بلا کیف و بچون ہے — نیرنگ نہین یہ نہ نیوگن کا فسون ہے

کیا دخل ہے وہان حرف کا اور صوت و صدا کا
بے کیف ہے بے کیف ہے ہر امر خدا کا

بے حرف و صدا کچھہ نہ سمجھہ سکتا تہا انسان — اس واسطے ہی حق نے کیا ان کو نمایان
اس بہید کو کیا سمجھے گا وہ غول بیابان — ہو عشق نیوگن مین خرد جسکی پریشان

کن شرح ہے اک سرعت انفاذ قضا کی
محتاج نہین مادہ کی قدرت ہے خدا کی۔

تم کہتے ہو دنیا مین نہین کچھہ بہی خدا کا — مادے کا وجود اپنا ہے اور روح کا اپنا
افعال کا بہی ملتا قدم ہی سے ہے ڈانڈا — اعمال نہوتے تو نہ تہا کچھہ بہی ہویدا

اور کہتے ہو پرواہ سے جگ کو بہی انادی
پہر یہ تو کہو کیا رہی حاجت ہی خدا کی

نیوگی مسافر

ہو نیستی سے ہستی عالم یہ غلط ہے — کل دینون سے اسلام ہو اعظم یہ غلط ہے
پیدا ہو سب انسانون کا آدم یہہ غلط ہے — کوثر کا ہو آب چہ زمزم یہ غلط ہے

حق یہ ہے کہ کوئی ہی عقیدہ نہین سچا
جو عقل سے خارج ہو وہ دعوی نہین سچا

اسلامی رہبر

یہ کس نے کہا نیست سے ہے ہستی عالم — بے شبہہ ہے اسلام سب ادیان سے اعظم
سچ ہے کہ دیانندی نہین بچہ آدم — اولاد ہنومان یہان ہے یہ فراہم

کوئی بھی نیوگی کا عقیدہ نہین سچا ؛

کوئی بھی دیانند کا دعوے نہین پکا

نیوگی مسافر

اثبات نبوۃ کے لئے سعی ہے بیہود   اس جہد سے کھلتا نہین اسلام کا مقصود
یہ تو کبھی ممکن نہین معدوم ہو موجود   کیونکر ہو ظہور اس کا جو در اصل ہو نابود

ویدون مین ہدایت جو تھی اس خالق کل کی
پھر کوئی ضرورت نہ تھی دنیا مین رسل کی

اسلامی رہبر

جو کچھ ہے وہ تھا علم خداوند مین موجود   نادانی ہے نالہ کی یہ کہنا اسے نابود
ویدون کی جو تعلیم تھی بے فایدہ بیسود   ارسال رسل مین تھا یہ اللہ کا مقصود

ہو دور یہ پھیلائی ہوئی ویدونکی ظلمت
تابان ہون خداوند کے انوار ہدایت

نیوگی مسافر

جتنے کہ نبی گذرے ہین امی تھے وہ اکثر   عالم تھا نہ ان مین کوئی ثابت ہی برابر
کرتے تھے گذرا اپنی مواشی کو چرا کر   اخلاق بھی جو انکے تھے ہین سب پہ وہ اظہر

کیونکر کہین انکو کہ وہ مقبول خدا تھے
ہان شک نہین اس مین کہ امام جہلا تھے

اسلامی رہبر

وہ ڈھور تو تھے وید ہوئے جنپہ تھے ظاہر   اس واسطے وہ فہم معانی سے تھے قاصر
تھے جتنے نبی علم الٰہی کے تھے ماہر   اندھے ہے تعصب سے ہوا جاحد کافر

کیونکر نہ کہین ان کو کہ مقبول خدا تھے
ہان ویدی ہی لاریب امام جہلا تھے

نیوگی مسافر

بے قدر کیا علم کو اسلام نے افسوس   جو شغل مبارک تھا وہ سمجھا گیا منحوس
کس واسطے اسلام نہو جہل سے مانوس   اسکے علماء نے طلبا کو کیا مایوس ؛

مانع ہوے وہ عام کو حکمت کے سبق سے
جائز کیا استنجے کو منطق کے ورق سے

اسلامی رہبر

قرآن نے کی علم کی تعریف ہے ہر جا   ہے فرض طلب علم کی ہے قول نبی کا
لیکن ہے بصیرت پہ بداندیش کے پردا   کیونکر نہ کہین اس کو کہ ہے عقل کا اندھا

خود نام ہے قرآن کا گنجینہ حکمت ؛
پر جانین وہ کیا جن کی نہین پاک ہی فطرت

منطق کی منوجی نے بنائی ہے بری گت   اسلام نے کی اسکی بہر طرح ہے خدمت
استنجے کے پرذکر سے ہے تم کو محبت   کیا یاد کروگے گئے دیتے ہین نصیحت

سنتے ہین کہ پڑھتی ہے نیوگن بھی مسافر
اچھا نہین استنجا کا یہ ذکر بظاہر

نیوگی مسافر

ہوتا نہین حل علم لدنی کا معما   کیونکر کرے دانا خن اندیشہ یہ عقدا
حرف اسکے تھے کسطرح کے اور کیسی تھی املا   کیا ہوتا تھا اس علم کے پڑھنے کا نتیجہ

ہے نام فقط یا کہین موجود نشان ہے
عالم کوئی اس علم کا گر ہے تو کہان ہے

اسلامی رہبر

جاہل کو جہالت کے سوا اور خبر کیا   عالم ہی سے حل علم کا ہوتا ہے معما
نیچر ہے ورق علم لدنی کی کتب کا   تعلیم ہے خود آپ خداوند ہی دیتا

اس علم کا سورج تو ہر اک جا پہ عیان ہے
شپر کو مگر کیسے دکھائین کہ کہان ہے